اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲½ روپے

یومیہ سہ شنبہ
فی پرچہ ۱ آنہ

۱۹ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۳ اخاء ۱۳۳۰ھش ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۴۸

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تاریخوار حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ سر درد اور بخار ہے۔

ربوہ ۲۰ اکتوبر طبیعت خراب ہے۔

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ بخار اور دل کی کمزوری ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ——— نیز حضرت اماں جان کو ضعف ہے۔ احباب اس قیمتی وجود کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

درخواست دعا:- میرے بچے منیر احمد کا ۲۴ اکتوبر بروز بدھ اپریشن ہونا ہے۔ احباب شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

سوڈانی حکومت کے برطانی نمائندہ مقیم قاہرہ کو مصر سے نکال دیا جائیگا

قاہرہ ۲۲ اکتوبر آج مصری کابینہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سوڈان کے برطانی نمائندہ مقیم قاہرہ کو مصر سے نکال دیا جائے۔ اور سوڈانی ایجنسی بند کر دی جائے۔ یہ فیصلہ اس حکم کے مقابلہ میں کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے سوڈانی گورنر جنرل نے مصری فوج کے چیف آف سٹاف کو خرطوم آنے سے روک دیا ہے۔ قاہرہ کے جریدہ "المصری" نے پورٹ سعید پر برطانی فوج کے حملے کے متعلق بھی برطانی سفارت خانے کو ایک شدید احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں اس حملہ کو مصر کی خود مختاری میں مداخلت قرار دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایک خبر آئی تھی۔ کہ مصر نے برطانیہ کے اس مراسلہ کو رد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں برطانیہ نے مصر کو خبردار کیا تھا۔ کہ مصر میں برطانی املاک کے نقصان پر برطانیہ مصر کو اس کا ذمہ دار ٹھہرائے گا۔

عام لام بندی

قاہرہ۔ آج سارے مصر میں عام لام بندی کا حکم دے دیا گیا۔ اسی حکم کی ایک شق کی رو سے ایک اعلیٰ فوجی کونسل بھی قائم کی جائے گی۔ جس کے سربراہ وزیر اعظم ہوں گے۔ اور ایک فوجی عدالت بھی بنائی جائے گی۔ جو سرکاری رموز فاش کرنے والوں کو سزا وغیرہ دیا کرے گی۔ دفاعی اور فوجی اشیاء تیار کرنے والے ہر قسم کے کارخانوں کا کنٹرول بھی براہ راست اسی اعلیٰ فوجی کونسل کے تحت آ جائے گا۔

پنجاب اور مشرقی بنگال کے وزرائے اعلیٰ خواجہ ناظم الدین سے ملے

کراچی ۲۲ اکتوبر آج صبح پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ اور مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین نے علیحدہ علیحدہ وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی۔ کل دونوں وزرائے اعظم وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس میں شرکت کریں گے اور پرسوں پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ میں شامل ہوں گے۔

مصدق کل ٹرومین سے ملیں گے۔

واشنگٹن ۲۲ اکتوبر۔ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کل صدر امریکہ مسٹر ٹرومین سے ملاقات کریں گے۔ آپ آج نیویارک سے فلاڈلفیا کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ کو حق شہریت پیش کیا جائے گا۔ طہران واپس جانے سے پہلے آپ ایک مرتبہ نیویارک جائیں گے۔

قاہرہ ۲۲ اکتوبر۔ مصر نے برطانی حکومت پر شدید الزام لگایا ہے۔ کہ برطانیہ نے پیش بندی کے طور پر نہر سویز کے علاقہ میں اشتعال انگیز جارحانہ اقدامات کا ارتکاب کیا ہے۔

پاکستان کو ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ سے مایوسی ہوئی ہے

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ آج ایک انٹرویو کے دوران میں پاکستان کے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا مجھے ڈاکٹر گراہم رپورٹ دیکھ کر بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس میں صورت حال کو بہتر بنانے کے سلسلے میں کچھ نہیں کیا گیا۔ آپ نے کہا۔ پاکستان اس سلسلہ میں صرف یہ چاہتا ہے کہ اس مسئلہ کا منصفانہ حل ہو۔ اور جلد سے جلد حل ہو۔ اس سوال کے جواب میں کہ قائد ملت کی وفات پر پنڈت نہرو نے جن دوستانہ جذبات کا اظہار کیا ہے۔ کیا اس سے فضا کچھ بہتر ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ پنڈت نہرو کے دوستانہ خیالات کا جواب میں نے بھی اسی قسم کے خوشگوار الفاظ میں دیا ہے۔ لیکن صورت حال بہتر جبھی ہو سکتی ہے کہ اس سلسلہ میں عملی اقدامات کئے جائیں۔ آپ نے کہا ہمارے نزدیک اس کا عملی حل مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل ہے جس پر تمام بڑے بڑے اختلافی امور کا انحصار ہے۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان کو مصر و ایران کے امور میں گہری دلچسپی ہے۔ اور وہ پوری طرح ان کے ساتھ ہے۔ اور اس کی دلی خواہش ہے۔ کہ یہ تمام امور دوستانہ طریق سے طے ہو جائیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ پاکستان اسلامی ملکوں کو باہم اور زیادہ قریب کرنے کے سلسلے میں کسی اور صورت کے حق میں ہے۔ تو جواباً خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ کہ پاکستان یقینی طور پر ایسے گہرے تعلقات کے حق میں ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ مستحکم ترین اقتصادی، تمدنی اور ثقافتی تعلقات پیدا ہو جائیں۔ کوریا اور مشرق و مغرب میں کشیدگی کے بارے میں آپ نے فرمایا میری پالیسی وہ ہوگی جو قائد ملت کی تھی۔

برطانی وزیر جنگ کا خیال

لندن۔ آج یہاں برطانی وزیر جنگ نے ایک بیان میں اس بات کا اظہار کیا۔ کہ اگر مصر نے اپنا موجودہ طرز عمل جاری رکھا تو مشرق وسطیٰ میں عام گڑبڑ پھیل جائے گی۔ اور خطرہ ہے کہ عرب ممالک اور یہودی ریاست میں بھی جھگڑے شروع ہو جائیں۔

قاہرہ۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر بہت جلد سوڈان کے گورنر جنرل کے عہدہ کو ختم کرنے کا اعلان کریگا۔ آج سویز کے قریب کے گرد و نواح کے چار اسٹیشنوں پر برطانی فوجوں نے قبضہ کر لیا۔

ایک اور خبر کے مطابق آج دو ہزار برطانی سپاہی قبرص سے پورٹ سعید پہنچ گئے۔ اور برطانی بحریہ نے بحری جہازوں کی آمد و رفت پر مکمل کنٹرول کر لیا ہے۔

مشرق وسطیٰ میں طاقت سے کام لینا پڑیگا

جنرل آئزن ہاور کا خیال

واشنگٹن ۲۲ اکتوبر۔ معاہدہ شمالی اوقیانوس کے ممبر ملکوں کی دفاعی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل آئزن ہاور نے ایک بیان میں اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ اس وقت مشرق وسطیٰ میں جو گڑبڑ پھیلی ہوئی ہے۔ اسے ختم کرنے کے لئے شاید طاقت سے کام لینا پڑے۔ آپ نے اپنے اس اندیشے کا اظہار لندن سے پیرس جاتے وقت کیا۔

واشنگٹن۔ ایک خبر کے مطابق نامہ نگار اسرائیلی حکومت کے معاہدہ شمالی اوقیانوس میں شرکت کے بارے میں ان کے وزیر خارجہ کی معرفت غیر رسمی خیالات معلوم کر لئے جا چکے ہیں۔

نیویارک اسرائیلی حکومت کے وزیر خارجہ آج یہاں سے لندن روانہ ہو گئے۔ وہاں پر برطانی حکومت سے مصر میں موجودہ کشیدہ صورت حال کے بارے میں بات چیت کریں گے۔

ایچی سن کو تشویش

واشنگٹن۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن نے مشرق وسطیٰ میں گڑبڑ پر بڑی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے اس اندیشہ کا بھی اظہار کیا کہ اس نازک صورت حال سے امن عالم کے خطرہ میں پڑ جانے کا امکان ہے۔

فارموسا میں زلزلے کے شدید جھٹکے

ہانگ کانگ ۲۲ اکتوبر۔ آج فارموسا کے جزیرے میں ۱۱ گھنٹے تک شدید زلزلے کے جھٹکے آتے رہے۔ اور ابھی زلزلہ پیماؤں کے اندازے کے مطابق اس سے بھی شدید جھٹکوں کی توقع ہے۔ چنانچہ پولیس اور ہسپتالوں کو ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنے کے احکام دے دیئے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ دسمبر ۱۹۳۶ء کے بعد سے آج تک شدید ترین زلزلہ ہے۔ جس میں تین ہزار افراد ہلاک اور زخمی ہوئے تھے۔ اس زلزلے کے نقصانات کی کوئی اطلاع ابھی تک نہیں آئی۔

سرحد میں قومی رضا کاروں کا آرڈیننس

پشاور ۲۲ اکتوبر۔ (ریڈیو پاکستان) گورنر سرحد نے آج صوبہ سرحد میں قومی رضا کاروں کا آرڈیننس نافذ کر دیا ہے۔ اور اس کی رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ ان کو تین بڑے مخصوص گروپوں میں تقسیم کر سکیں۔ ان میں سے ایک گروپ پولیس کی امداد کے لئے ہوگا۔ ایک گروپ ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کے لئے ہوگا۔ اور ایک گروپ رفاہ عامہ کے شعبوں کی اعانت کے لئے وقف ہوگا۔ ان رضا کاروں کو پارٹی پالیٹکس سے مجتنب رہنا ہوگا۔ اور نہ ہی وہ کوئی اپنی علیحدہ یونین یا تنظیم بنا سکیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کے میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔　ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مشکلات و مصائب کے ہجوم کے وقت فوراً وضو کر کے دعا میں مشغول ہو جاؤ

"انسان کو چاہیئے کس مشکل دکھ یا مصیبت کے وقت وضو کر کے خدا تعالےٰ کے حضور میں کھڑا ہو جائے۔ اور دعا کرے۔ وہ درحقیقت انسان کی آواز کو سنتا ہے۔ اور وہ حلیم ہے اور علیم ہے اور حکیم ہے کوئی اس کے سوا یار اور مددگار نہیں۔ آجکل کے ناقص اور نادان لوگ بیماری کے وقت طبیب کی طرف دوڑتے۔ اور مقدمہ کے وقت وکیل کی طرف جاتے ہیں۔ مگر اپنی کوشش اور بھروسہ کا کوئی خانہ وہ خدا کے واسطے نہیں رکھتے گویا خدا تعالےٰ کو ان امور میں کوئی دخل ہی نہیں۔ مومن وہ ہے جو سب سے اول خدا کا خیال اپنے دل میں لائے اور اس پر یقین اور توکل کو کامل رکھے۔ اور اس کے ماتحت اسباب کی تدبیر کرے۔ مگر لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ زبان سے کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور دل میں کچھ نہیں رکھتے"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

احمدی جماعتوں کی طرف سے قائد ملت کی وفات پر

اظہار رنج و غم

مندرجہ ذیل احمدی جماعتوں نے قائد ملت خان لیاقت علی خان مرحوم کی ناگہانی وفات پر دلی رنج و افسوس کی قراردادیں پاس کی ہیں۔ اور ہر پاکستانی سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس نازک موقعہ پر کامل اتحاد اور تنظیم کا ثبوت دے۔

ان قراردادوں میں ملک کے موجودہ راہنماؤں پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ تمام احمدی اپنے عزیز وطن کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔ جماعت احمدیہ قصور۔ جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔ جماعت احمدیہ منٹگمری۔ جماعت احمدیہ خانپور۔ جماعت احمدیہ ملتان۔ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔ جماعت ہائے صوبہ سرحد۔ خدام الاحمدیہ ملتان۔ خدام الاحمدیہ کراچی۔ جماعت احمدیہ کوٹلی۔ حلقہ سول لائن لاہور۔ جماعت احمدیہ شیخوپورہ

بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان

نظارت بیت المال قادیان کی زیر نگرانی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بک ڈپو سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام کتب مہیا کی جاتی ہیں۔ جس سے تمام احباب کو فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اس قومی ادارے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

بک ڈپو سے علاوہ کتب۔ قرآن کریم و تفسیر کبیر کے اخبار الفضل۔ الحکم۔ البدر اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو و انگریزی اور مصباح وغیرہ کے فائل بھی مل سکتے ہیں۔ ضرورت مند احباب فائدہ اٹھائیں۔

بیرون ہند کے احباب کی سہولت کے لئے دفتر محاسب پاکستان کے صیغہ امانت میں "مینیجر بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان" کا کھاتہ کھلوا دیا گیا ہے۔ ضرورت مند احباب جو کتب مطلوبہ کی قیمت مینیجر صاحب بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو نہ بھجوا سکتے ہوں وہ مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اس نوٹ کے ساتھ بھجوا دیں۔ کہ یہ رقم مینیجر بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی امانت میں جمع کر دی جائے۔ اور اس رقم کی رسید مینیجر صاحب بک ڈپو قادیان کو بھجوا کر مطلوبہ کتب حاصل کر سکتے ہیں۔

ناظر بیت المال قادیان

"چالیس جواہر پارے"

دوستوں سے ضروری مشورہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میری ایک تصنیف "چالیس جواہر پارے" شائع ہوئی تھی۔ اس تصنیف میں میں نے خدا کی توفیق سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چالیس اصولی حدیثوں کا انتخاب کر کے ان کی مختصر تشریح درج کی تھی۔ اور یہ سب حدیثیں ایسی تھیں۔ جو نفس اور سوسائٹی کی اصلاح اور قومی ترقی کے لئے بنیادی خشت کا حکم رکھتی ہیں۔ چونکہ اس کتاب کا ایڈیشن اول قریب الاختتام ہے۔ اس لئے میں اس کی نظر ثانی کر رہا ہوں۔ اور امید ہے دوسرا ایڈیشن انشاء اللہ بعض زائد خوبیوں کا حامل ہوگا۔ سو اگر کسی دوست کے خیال میں اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن کے متعلق کوئی مشورہ ہو تو وہ مجھے مطلع فرمائیں تا اسے مدنظر رکھا جا سکے۔

علاوہ ازیں میرے مدنظر احادیث کے ایک دوسرے مجموعہ کی تیاری بھی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت پر روشنی ڈالنے والی حدیثوں کو جمع کیا جائیگا۔ اور یہ مجموعہ بھی انشاء اللہ چالیس احادیث کا مجموعہ ہوگا۔ احباب اس کے متعلق بھی اپنے مفید مشورہ سے ممنون فرمائیں۔ تا یہ انتخاب اچھی صورت میں مرتب کیا جا سکے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نایاب کتابوں کی دوبارہ اشاعت

بکڈپو تالیف و اشاعت سے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتابیں مل سکتی ہیں:۔

(۱) حقیقۃ الوحی کاغذ اعلیٰ ۸/ روپے مجلد /۹ روپے۔ کاغذ درمیانہ /۶ روپے۔ مجلد /۷ روپے (۲) براہین احمدیہ حصہ پنجم کاغذ اعلیٰ -/۸/۳ روپے۔ مجلد -/۴ روپے کاغذ درمیانہ /۱۲/ ۲ روپے مجلد ۸/ ۳/ (۳) کشتی نوح ۱۴؍ (۴) تجلیات الٰہیہ ۴؍ (۵) ایک غلطی کا ازالہ ۲؍ (۶) نزول المسیح /۸/ ۲ روپے (۷) تحفہ گولڑویہ /۰/ ۳ روپے۔ ان کے علاوہ حضرت اقدس کی مندرجہ ذیل کتب زیر طباعت ہیں اور عنقریب شائع ہوں گی۔ (۱) ازالہ اوہام ہر دو حصہ (۲) فتح اسلام (۳) توضیح مرام (۴) ریویو بر مباحثہ چکڑالوی (۵) آئینہ کمالات اسلام — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے علاوہ بکڈپو سے مندرجہ ذیل کتب بھی مل سکتی ہیں:۔ (۱) دعوۃ الامیر (از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) نہایت بے نظیر تبلیغی کتاب قیمت -/۳ روپے مجلد ۱۲/ ۳ روپے (۲) سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم (از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے) قیمت -/۸/ ۲ روپے (۳) چالیس جواہر پارے (از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے) آنحضرتؐ کی چالیس منتخب حدیثیں مع ترجمہ و تشریح قیمت /۱۲/ ۔ (۴) ایک تبلیغی خط (از مولانا جلال الدین صاحب شمس) قیمت ۴؍ (۵) اسلام اور مذہبی آزادی (از مولانا جلال الدین صاحب شمس) قیمت ۱۲؍ (۶) تشریح الزکوٰۃ قیمت ۱۰؍

قرآن کریم کی انگریزی تفسیر جو جماعت احمدیہ کا بے نظیر علمی کارنامہ ہے اور جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیر نگرانی جماعت کے مقتدر علماء نے عرصہ دراز کی محنت کے بعد مرتب کیا ہے۔ اس کی فروخت کا کام بھی بکڈپو سے متعلق ہے۔ قیمت حسب ذیل ہے:۔

تفسیر القرآن انگریزی جلد اول شروع کے دس پارے قیمت مجلد پچیس روپے۔

تفسیر القرآن انگریزی جلد دوم بعد کے پانچ پارے تا سورہ کہف قیمت مجلد عام ۱۰ اعلیٰ جلد ۱۲

تفسیر القرآن انگریزی کا دیباچہ علیحدہ بھی کتابی شکل میں شائع ہوا ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نوشتہ ہے۔ اور نہایت بے نظیر روحانی معارف پر مشتمل ہے۔ قیمت مجلد ۶

امید ہے کہ احباب زیادہ سے زیادہ کتابیں طلب فرما کر بک ڈپو کی تقویت کا باعث ہوں گے

المشتہر:۔ مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت ربوہ (ضلع جھنگ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ کماحقہ اپنا فرض ادا نہیں کرتا

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۳ اکتوبر ۱۹۵۱ء

خیر مقدم

خواجہ ناظم الدین کے بطور وزیر اعظم پاکستان اور مسٹر غلام محمد کے بطور گورنر جنرل تقرر کا ملک کے اطراف و جوانب سے پرجوش خیر مقدم ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان کے شہری فرض شناسی اور دانشمندی میں کسی مہذب قوم سے پیچھے نہیں ہیں۔

یہ دونوں بزرگ آزمودہ کار اور پاکستان کے جانثار قدیم سپاہی ہیں۔ جن کی سیاسی دیانت وطن دوستی۔ فراخ دلی اور بلند حوصلگی مسلمہ ہے۔ اور جنہیں پاکستان کے بہی خواہوں کا پورا پورا اعتماد حاصل ہے۔

پاکستان ایک ایسا ملک ہے کہ اگر بعض تنگ نظر طبیعتیں خلل انداز نہ ہوں تو یہاں اسلام کے وسیع اصولوں پر ایک نہایت مضبوط و یکسانی خیال اور اتحاد مقاصد کی بنیادوں پر ملکی۔ تمدنی اور معاشرتی ترقی کی عمارت اٹھائی جاسکتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ ابھی تک یہاں تنگ نظری اور فرقہ پرستی کے عفریت کو ان حدود سے تجاوز نہیں کرنے دیا گیا۔ جن میں وہ مقید رہ کر کسی قسم کا ضرر و نقصان ملکی و ملی مفاد کو نہیں پہنچا سکتا۔

جہاں ہم یہ کہتے ہیں کہ موجودہ دنیا کی نجات اسلام کے ساتھ وابستہ ہے وہاں یہ بھی حق ہے کہ اسلامی اصولوں کی ارتقائی جدوجہد میں تنگ نظری اور فرقہ پرستی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ملک میں اسلام کے مختلف سکول یعنی فرقے نہیں ہونے چاہئیں بلکہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ اس کے بالکل الٹ ہے اور وہ یہ ہے کہ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اختلاف امتی رحمة

بات یہ ہے کہ کوئی اچھا اصول یا کوئی اچھے اصولوں کا مجموعہ دنیا میں اپنی حقیقی افادیت نہیں دے سکتا جب تک اس کا یا ان کا ہر پہلو روشنی میں نہ آجائے۔ اسلامی اصول اتنے ہی وسیع ہیں۔ جتنی کہ زندگی کیونکہ یہ اصول تمام زندگی کی راہ نمائی کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ اور باوجود ایک عام یکسانی کے یہ مختلف ظروف میں سمانے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ایک مرکز پر قائم رہتے ہوئے بھی مختلف طبیعتیں اپنی اپنی بساط اور وسعت کے مطابق اپنے اپنے دائرہ الگ بنا سکتی ہیں۔ جو کسی دوسرے دائرہ سے متصادم نہ ہو۔ جس طرح پانی اپنے فطری خواص کو قائم رکھتے ہوئے ہر شکل کے برتن میں سما سکتا ہے۔ اور پھر جمادات۔ نباتات۔ حیوانات اور انسان سب کی ضروریات ان کی فطرت کے مطابق پوری کر سکتا ہے۔ اسی طرح اسلامی اصول بھی اپنی بنیاد پر قائم رہتے ہوئے ہر درجہ کے دل و دماغ کی راہنمائی کرتے ہیں۔ جس طرح ایک مرکزی نقطہ کے گرد بے شمار دائرے بنتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح اسلامی اصولوں کی مرکزیت قائم رکھتے ہوئے مختلف دل و دماغ اپنے اپنے ظرف کے مطابق ان سے اپنا لائحہ زندگی تیار کر سکتے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمام دائرے یکساں ہیں۔ اس مثال سے ہماری غرض صرف یہ دکھانا ہے کہ اسلام کے مختلف فرقے اسی طرح باہمی تصادم سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جس طرح ایک مرکزی نقطہ کے گرد مختلف قطر رکھنے والے دائرے باہم متصادم ہونے سے محفوظ رہتے ہیں ہم پاکستان میں اسلام کے وسیع بنیادی اصولوں پر ایسی حکومت برپا کر سکتے ہیں۔ جس میں ہر فرقہ کے پیرو پُرامن زندگی گزار سکیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام ہی نے یہ اصول سب سے پہلے دنیا میں رکھا ہے۔ اور یہ اصول اتنا وسیع ہے۔ کہ اس کا دامن رحمت تمام خیالات اور تمام فلسفوں کے حامیوں کو بھی خواہ وہ کتنے ہی لادینی کیوں نہ ہوں امن و آرام سے زندگی گزارنے کا موقعہ دیتا ہے۔ اور کسی کے دین میں ذرا سا تعرض بھی روا نہیں رکھتا۔

پھر کیا یہ افسوسناک نہیں ہے کہ اس دامن رحمت کو ان دائروں سے بھی محروم رکھنے کی کوشش کی جائے جو مسلمہ طور پر اسلام کے مرکزی نقطہ کے گرد ہی گھومتے ہیں۔

ہمیں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے خدا تعالےٰ کا شکر بجالانا چاہیئے۔ کہ پاکستان میں تنگ نظری کی وبا پھیل نہیں سکی اور امید ہے انشاء اللہ نہ آئندہ پھیل سکے گی۔

اسلام کا اصول لا اکراہ فی الدین دنیا میں اپنی جڑیں اتنی مضبوط کر چکا ہے۔ اور اتنا تناور درخت بن چکا ہے۔ کہ اب کوئی جھکڑ کوئی طوفان باد و باراں اس کو ذرا بھی نقصان نہیں پہونچا سکتے۔

ہمیں پورا پورا وثوق ہے۔ کہ قائد اعظم اور قائد ملت کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے پاکستان کے نئے وزیر اعظم اور نئے گورنر جنرل پاکستان میں اسلام کے اس عظیم الشان اصول کی حقانیت کو اپنے عمل سے مستحکم و مضبوط بنانے کے لئے پوری پوری کوشش کریں گے۔ اور اسلامی دنیا ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے سامنے آزادی ضمیر کا ایک ایسا نمونہ پیش کریں گے۔ جو اس عظیم الشان اسوۂ حسنہ کے قریب ترین ہوگا۔ جو سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں دکھایا۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے علی خلق عظیم اور آپ کی رفیقہ حیات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے خلقہ القرآن کہہ کر شہادت دی ہے۔

ہمیں پورا پورا وثوق ہے کہ یہ دونوں بزرگ ان رجعت پسند اور شریر عناصر کو ملک میں پنپنے کا ہرگز موقعہ نہیں دیں گے۔ جو اہالیٔ ملک کو اس عظیم الشان اسوۂ حسنہ سے دور لے جانے والا ہو۔ اور جو فرقہ پرستی کے عفریت کی زنجیریں جن میں وہ جکڑا ہوا ہے کھول لینے پر مصر ہوں۔ ہمیں پورا وثوق ہے کہ ایسے عناصر کے استیصال میں جہاں بھی وہ سر اٹھائیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا۔ کسی بڑی سے بڑی مصلحت کو اس مصلحت کے مقابلہ میں ملک و قوم اور تمام انسانیت کے مفاد کے پیش نظر ترجیح نہیں دی جائے گی۔

ان الفاظ کے ساتھ ہم ان دونوں بزرگوں کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی رضا کے مطابق پاکستان کے ان دونوں جانباز سپاہیوں کو اور ان کے ساتھ پاکستان کے سب شہریوں کو ملک و قوم اور انسانیت کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

اور اے خدا تعالےٰ ہمیں بھی توفیق عطا کر کہ ہم پاکستان اور تیرے بندوں کی تیرے عطا کئے ہوئے اسلامی اصولوں کے مطابق خلوص دل سے زیادہ سے زیادہ خدمت بجالانے کے قابل ہوں آمین

دو لاکھ سینتالیس ہزار روپیہ

اس سال دو لاکھ سینتالیس ہزار روپیہ میں سے صرف ایک لاکھ بارہ ہزار پانچ روپے وصول ہوئے ہیں۔ یہ کیا کمال ہے۔ جس کا دعوے کرتے ہوئے تم میں سے بعض کے مونہہ سے جھاگ آنے لگ جاتی ہے۔ ان لوگوں نے کافروں والی دلیری ہی کیوں نہ اپنے اندر پیدا کرلی۔ کہ یہ کہہ دیتے کہ جاؤ ہم تمہارے ساتھ مل کر کام نہیں کرتے۔ جس سے کم سے کم یہ پتہ لگ جاتا۔ کہ میرے ساتھ کتنے آدمی ہیں۔ یہ حال دفتر اول کے مجاہدین کی وصولی کا ہے۔ جو ۱۹۳۴ء سے قربانی کرتے آرہے ہیں۔ اور اب سترھواں سال آگیا ہے۔ جو قریب ختم کے ہے۔

دفتر اول کے مجاہدو! اپنی گزشتہ روایات اور شاندار قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے اس سال کے ختم ہونے سے پہلے امام کے حضور اڑھائی لاکھ روپے پورے کردو۔ ۳۱ اکتوبر تک وعدے پورے کرنے والی جماعتوں کے نام حضور کے دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ عہدہ داران ابھی خاص توجہ فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

تمام ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ و مرکزی دفاتر صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پشاور کے امیر مقامی حسب اعلان اخبار الفضل مورخہ ۱۰-۱۰-۵۰ اب شیخ مظفر الدین صاحب مالک امپیریل الیکٹرک سٹور پشاور چھاؤنی کی بجائے بابو شمس الدین ہیڈ کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنٹ خیبر پشاور مقرر ہوئے ہیں۔ یہ انتخاب ۳۰-۴-۵۲ تک ہے۔ اس لئے آئندہ تا اطلاع ثانی تمام خط و کتابت بحیثیت مقامی امیر بجائے شیخ مظفر الدین صاحب کے بابو شمس الدین صاحب کے ساتھ ہو۔ یہ اعلان بابو شمس الدین صاحب کے ایماء پر کیا جارہا ہے۔ ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم محمد ابراہیم صاحب خادم دوکاندار ربوہ پہلے بعارضہ ٹائیفائڈ اور بعد میں نمونیہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ صحت کاملہ بخشے۔ محمد حسین کارکن دفتر جائداد ربوہ (۲) سید محمد شاہ صاحب شورکوٹ نے اس سال ایف۔ اے سپلیمنٹری کا امتحان دیا ہے۔ (۳) مرزا برکت علی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ ہیں تقریباً دو ہفتہ سے ملیریا بخار میں مبتلا ہیں (۴) میری ہمشیرہ آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ صوبیدار مظفر خان صاحب مرحوم بیمار ہیں۔ احباب سلسلہ و درویشان قادیان سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری ہمشیرہ کو صحت کاملہ اور لمبی عمر عطا فرمائے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ لاہور

یادِ ایام

آج سے چوالیس سال قبل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ڈائری

اصلی فقیر وہ ہے جو دنیا کے اغراض فاسدہ سے بالکل الگ ہو جائے

آج کل کا فقر اور فقراء

۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء - فرمایا۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ آج کل بہت لوگ فقیر بنتے ہیں۔ مگر سوائے نفس پرستی کے اور کوئی غرض اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اصل دین سے بالکل الگ ہیں جو دنیا کے پیچھے عوام لگے ہوئے ہیں۔ اسی دنیا کے پیچھے وہ بھی خراب ہو رہے ہیں۔ توجہ اور دم کشی اور منتر جنتر اور دیگر ایسے امور کو اپنی عبادت میں شامل کرتے ہیں۔ جن کا عبادت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ صرف دنیا پرستی کی باتیں ہیں۔ اور ایک ہندو کافر اور ایک مشرک عیسائی بھی ان ریاضتوں اور ان کی مشق میں ان کے ساتھ شامل ہو سکتا ہے۔ بلکہ ان سے بڑھ سکتا ہے۔

اصلی فقیر

تو وہ ہے۔ جو دنیا کے اغراض فاسدہ سے بالکل الگ ہو جائے۔ اور اپنے واسطے ایک تلخ زندگی قبول کرے تب اس کو حالتِ عرفان حاصل ہوتی ہے۔ اور ایک قوتِ ایمانی کو پاتا ہے۔ آج کل کے پیرزادے اور سجادہ نشین نماز جو اعلیٰ عبادت ہے۔ اس کی یا تو پرواہ نہیں کرتے یا ایسی طرح جلدی جلدی ادا کرتے ہیں۔ جیسے کہ کوئی بیگار کاٹنی ہوتی ہے اور اپنے اوقات کو خود تراشیدہ عبادتوں میں لگاتے ہیں۔ جو خدا اور رسول نے نہیں فرمائیں۔ ایک ذکر آرہ بنایا ہوا ہے۔ جس سے انسان کے پھیپھڑے کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ بعض آدمی ایسی مشقتوں سے دیوانے ہو جاتے ہیں اور بعض مر ہی جاتے ہیں۔ جو دیوانے ہو جاتے ہیں۔ ان کو جاہل لوگ ولی سمجھنے لگ جاتے ہیں خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کی جو راہیں خود ہی مقرر فرما دی ہیں وہ کچھ کم نہیں۔ خدا تعالیٰ ان باتوں سے راضی ہوتا ہے کہ انسان

عفت اور پرہیزگاری

اختیار کرے۔ صدق و صفا کے ساتھ اپنے خدا کی طرف جھکے۔ دنیوی کدورتوں سے الگ ہو کر تبتل الی اللہ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر اختیار کرے۔ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے۔ نماز انسان کو منزہ بنا دیتی ہے۔ نماز کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے اپنا دھیان خدا کی طرف رکھے۔ یہی حاصل مدعا ہے۔ جس کو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا ہے۔ کہ وہ اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس کی قدرتوں میں فکر کرتے ہیں۔ ذکر اور فکر ہر دو عبادت میں شامل ہیں۔ فکر کے ساتھ شکر گذاری کا مادہ بڑھتا ہے۔ انسان سوچے اور غور کرے۔ کہ زمین اور آسمان ہوا اور بادل۔ سورج اور چاند۔ ستارے اور سیارے سب انسان کے فائدے کے واسطے خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں

فکر معرفت کو بڑھاتا ہے

غرض ہر وقت خدا کی یاد میں اس کے نیک بندے مصروف رہتے ہیں۔ اسی پر کسی نے کہا ہے۔ کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ آج کل کے لوگوں میں صبر نہیں جو اس طرف جھکتے ہیں۔ وہ بھی ایسے مستعجل ہوتے ہیں۔ کہ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ایک دم میں سب کچھ بنا دیا جائے اور قرآن شریف کی طرف دھیان نہیں کرتے۔ کہ اس میں لکھا ہے۔ کہ کوشش اور محنت کرنے والوں کو ہدایت کا راستہ ملتا ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ تمام تعلق مجاہدہ پر موقوف ہے جب انسان پوری توجہ کے ساتھ دعا میں مصروف ہوتا ہے۔ تو اس سے اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ آستانہ الٰہی پر آگے سے آگے بڑھتا ہے۔

وہ فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے

ہمارے فقراء نے بہت سی بدعتیں اپنے اندر داخل کر لی ہیں۔ بعض نے ہندوؤں کے منتر بھی یاد کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کو بھی مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ ہمارے بھائی صاحب کو ورزش کا شوق تھا۔ ان کے پاس ایک پہلوان آیا تھا جاتے ہوئے اس نے ہمارے بھائی صاحب کو الگ لے جا کر کہا کہ میں ایک عجیب تحفہ آپ کے پاس پیش کرتا ہوں جو بہت ہی قیمتی ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ایک منتر پڑھ کر ان کو سنایا اور کہا کہ یہ منتر ایسا پُر تاثیر ہے۔ کہ اگر ایک دفعہ صبح کے وقت پڑھ لیا جائے۔ تو پھر سارا دن نہ نماز کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ اور نہ وضو کی ضرورت۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کلام کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ پاک کلام جس میں ھدی للمتقین کا وعدہ دیا گیا ہے۔ خود اسی کو چھوڑ کر دوسری طرف بھٹکتے پھرتے ہیں۔ انسان کے ایمان میں ترقی تب ہی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرمودہ پر چلے۔

اور خدا تعالیٰ پر اپنے توکل کو قائم کرے

ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کھجوریں جمع کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کس لئے ایسا کرتا ہے؟ اس نے کہا۔ کہ کل کے لئے جمع کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تو کل کے خدا پر ایمان نہیں رکھتا۔ لیکن یہ بات بلال رضی اللہ عنہ کو فرمائی۔ ہر کسی کو نہیں فرمائی۔ اور ہر ایک کو وعظ اور نصیحت اس کی برداشت کے مطابق کیا جاتا ہے

نصیحت

ایک شخص نے عرض کی۔ کہ میں پہلے فقراء کے پاس پھرتا رہا۔ اور کئی طرح کی مشکل ریاضتیں انہوں نے مجھ سے کرائیں۔ اب میں نے آپ کی بیعت کی ہے۔ تو مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا نئے سرے سے قرآن شریف کو پڑھو۔ اور اس کے معانی پر خوب غور کرو۔ نماز کو دل لگا کر پڑھو اور اس کے معانی پر خوب غور کرو اور احکام شریعت پر عمل کرو۔ انسان کا کام یہی ہے۔ آگے پھر خدا کے کام شروع ہو جاتے ہیں۔ جو شخص عاجزی سے خدا تعالیٰ کی رضا کو طلب کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس پر راضی ہو جاتا ہے۔

اختلاف فقہاء

فرمایا۔ آج کل علماء کے درمیان باہم مسائل کے معاملہ میں اس قدر اختلاف ہے۔ کہ ہر ایک مسئلہ کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں اختلاف ہے جیسا کہ لاہور میں ایک طبیب غلام دستگیر نام تھا۔ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ مریضوں اور ان کے لواحقین کی اس ملک میں رسم ہے۔ کہ وہ طبیب سے پوچھا کرتے ہیں۔ کہ یہ چیز گرم ہے یا سرد؟ تو میں نے اس کے جواب میں ایک بات رکھی ہوئی ہے۔ میں کہہ دیا کرتا ہوں۔ کہ اختلاف ہے۔ اول تو اس اختلاف کے سبب کئی فرقے ہیں۔ پھر مثلاً ایک فرقہ حنفیوں کا ہے۔ ان میں آپس میں اختلاف ہے۔ پھر خود امام ابوحنیفہؒ کے اقوال میں اختلاف ہے۔

آج کل پیروں کے مرید

فرمایا۔ آج کل کے پیر اکثر فاحشہ عورتوں کو مرید بناتے ہیں۔ بعض ہندوؤں کے پیر ہوتے ہیں ایسے لوگ اپنی بدکاریوں پر اور اپنے کفر پر برابر قائم رہتے ہیں۔ صرف پیر کو چندہ دے کر وہ مرید بن سکتے ہیں۔ اعمال خواہ کیسے ہی ہوں۔ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل کو بھی مرید بنا سکتے تھے وہ اپنے بتوں کی پرستش بھی کرتا رہتا۔ اور اس قدر لڑائی جھگڑے کی ضرورت نہ پڑتی۔ مگر یہ باتیں بالکل گناہ ہیں۔

آخری مرحلہ

۲۱ جولائی ۱۹۰۷ء ڈاکٹر عبدالحکیم نے حضرت کے متعلق جو الہام شائع کیا ہے۔ اس کا ذکر تھا حضرت نے فرمایا۔ کہ یہ آخری مرحلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اب آخری فیصلہ کی تقریب پیدا کر دی ہے۔ براہین احمدیہ کے آخر میں وحی درج ہے۔ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً۔ وہ یہی فتح ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ ایسے امور ظاہر کرے گا۔ کہ لوگ سمجھ لیں گے کہ اب آخری فیصلہ ہے۔

ایک عورت نے عرض کی۔ کہ حضور کا ایک پرانا الہام ہے۔

لا تنقطع الاعداء الا بموت احد منھم

ترجمہ:- دشمن نہیں منقطع ہوں گے مگر ان میں سے ایک کی موت کے ساتھ۔ فرمایا۔ ہاں یہ پرانا الہام ہے۔ ہمیں اس وقت یاد نہیں کہ یہ الہام کہیں چھپ چکا ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوئے تھے۔ مگر جھوٹا ہمیشہ بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ سچا پہلے ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کی ریس کر کے جھوٹے بھی نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ ہمارے دعوے سے پہلے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کسی نے اس طرح خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا ہو۔ مگر ہمارے دعوے کے بعد چراغ دین اور عبدالحکیم اور کئی ایک دوسرے ایسے پیدا ہو گئے ہیں

جلد باز نکتہ چین

حضرت کی خدمت میں ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں کئی جگہ گیا تھا۔ اور میں نے آپ کی جماعت کے آدمیوں کو نماز کی بروقت پابندی میں اور باہمی اخوت کے شرائط کے پورا کرنے میں قاصر پایا۔ فرمایا اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض مستعجل لوگ ہیں۔ جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہیں۔ اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی۔ اور اثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے۔ کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا۔ اس دن اس کی حالت وہ تھی۔ جو آج اس کی ہے؟ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں۔ گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔ اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو۔ بلکہ اس کے واسطے دعا کرو۔ اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو۔ بلکہ اس کی اصلاح کی فکر کرو۔

اقوام عالم میں عقائد باطلہ کا وجود

از مکرم ممتاز صحرائی صاحب ادیب فاضل ننگر مخدوم

(قسط اوّل)

یہ سلسلہ انسانی تاریخ کے آغاز سے ہی چلا آتا ہے کہ ان اساسی عقائد کے علاوہ جن پر کسی مذہب یا فرقہ کی بنیاد کھڑی ہو جاتی ہے۔ کچھ مخصوص قسم کے عقائد اور خیالات بھی لوگوں میں انفرادی طور پر یا جماعتی طور پر راسخ ہو جاتے ہیں۔ جن کا حلیہ تو مذہبی عقائد سے ملتا جلتا ہے۔ لیکن مذہب کی بنیاد سے ان کا تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی پیدائش اور نشو و نما کے ذمہ دار بعض خارجی تاثرات ہوتے ہیں۔ اور یہ تاثرات مذہبی شعور۔ نفسیاتی ماحول اور بعض قسم کے ذاتی احتیاجات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اور کئی سیاسی اغراض کی تکمیل کیلئے پیدا کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ایسے عقائد اور خیالات کی کوئی پختہ بنیاد نہیں ہوتی۔ اس لئے قدامت کے لحاظ سے ان کی شکل و صورت بدلتی رہتی ہے۔ لیکن ان کا وجود آسانی سے مٹایا نہیں جا سکتا

ظہور مسیحیت سے قبل رومی حکومت پر ایک ایسا دور گذرا ہے۔ جبکہ اہل روم نے شہنشاہ وقت کو "خدا کا نائب" گردان لیا تھا۔ اور اس کی عظمت کو عملی طور پر تسلیم کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی محرابیں اور طاق تعمیر کئے جاتے تھے۔ جہاں ان کے جلال کا تذکرہ معبود حقیقی کی عبادت کے دوش بدوش ہوا کرتا تھا۔ اسی طرح زمین گال پر عجب طریقے سے ایک اچھے خاصے بے بنیاد مذہب کی صدیوں تک اشاعت ہوتی رہی۔ جس کے عروج کے ایام میں شہر لیون کے پاس قیصر آگسٹس کے نام پر ایک عظیم الشان ہیکل تعمیر کیا گیا تھا۔ اسی طرح شہنشاہ اکبر کے زمانے میں بھی نئے مذہب "دین الٰہی" کا ظہور ہو پڑا تھا۔ اس کی تہ میں بھی اگرچہ یکسر سیاسی مصلحتیں کار فرما تھیں لیکن انسانوں کی ایک بڑی تعداد نے شہنشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے علاوہ یوں بھی مذہبی اخلاص کے نتیجہ میں تسلیم کر لیا تھا۔ تاریخ اقوام عالم میں ہمیں ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بہت سے مذہبی اور سیاسی اکابر یا جاہ پسند حکمرانوں نے عام انسانی مخلوق سے بلند تر مقام حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور فی الواقع انہیں اس درجہ نفوذ حاصل ہو گیا۔ کہ زندگی میں مسند اقتدار پر بھی اور مرنے کے بعد قبر میں بھی دیر تک وہ لوگوں کے ملجأ و ماوی بنے رہے۔ حالانکہ حصول نفوذ کے لئے ان کے اسباب غیر حقیقی تھے۔

اس قسم کا اخلاص اور نفوذ جو لوگوں کے دلوں میں ہنگامی طور پر کسی ذات کے متعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ بے راہ روی میں وہ اکثر اوقات عجیب و غریب نتائج کا حامل ہو جاتا ہے۔ اور اس کی صورتیں بے شمار رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ یورپ کی عیسائی اقوام جنہیں آج دنیا بھر میں سب سے زیادہ روشن خیال ہونے کا دعوےٰ ہے ایک وقت تک ایک انسانی کردار یعنے پوپ کے متعلق ان کا یہ عقیدہ رہا ہے کہ دوزخ اور بہشت کا یہی کلید بردار ہے۔ اور مقدس باپ کی نگاہوں میں سرخرو ہونے کے لئے مسیحی تعلیم پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی بجائے پوپ کی رضا حاصل کرنے کی کہیں زیادہ ضرورت ہے اور اسی طرح بے شمار دنیاوی تکالیف سے نجات حاصل کرنے کے لئے وہ سینٹ اینھونی کی روح سے استمداد کے طلبگار ہوتے تھے۔ اسی طرح کئی قسم کی ارضی و سماوی بلیات کے دفعیہ کے لئے بہت سے الگ الگ ولی (Saints) منتخب کر لئے گئے تھے۔ اور ان (Saints) کی عقیدت میں یہ قومیں اتنی اندھی ہوتی تھیں کہ ان کی قاضی الحاجاتی میں ذرہ بھر شک کرنے والے کو ملحد قرار دیا جاتا تھا۔ یہ ذہنیت ادنےٰ درجہ کے افراد کی نہ تھی۔ بلکہ بڑے بڑے مسیحی فرمانرواؤں کی بھی یہی کیفیت رہی ہے۔ جن کے دماغوں کو مذہبی راہنماؤں نے اپنا اُلّو سیدھا کرنے کیلئے اوہام باطلہ سے لبریز کر رکھا تھا۔ اور اس حالت کو قائم رکھنے کے لئے انکاکیہ۔ قسطنطنیہ، اسکندریہ اور روما کے اسقفوں کے جاسوس دور و نزدیک سرگرم رہتے تھے۔ اور جہاں کہیں اعلےٰ علوم کی کتاب یا کتب خانے کی تیاری کا سراغ پاتے۔ اس کی بربادی کا سامان پیدا کرتے اور متعلقہ اشخاص کی زندگی اجیرن بنا دیتے۔ غرض صدیوں تک ان اقوام پر وحشت کا دور طاری رہا۔ اور عجیب و غریب احمقانہ رسوم اور اوہام کی پابندیوں کو دونوں جہاں کی سرخروئی پر محمول کرتے رہے۔ ویدک دھرم پر بھی ایسا ہی غیر حقیقی حالات پر مشتمل دور آیا تھا۔ جب کہ اس دھرم کے پجاریوں کی دینی اور دنیوی زندگی کا اوڑھنا بچھونا "پران" قرار پا چکے تھے۔ اور قوم کے افراد کی مکتی کا دار و مدار برہمنوں کی خوشنودی پر موقوف تھا اور کوئی شخص ان سورگ کے ٹھیکہ داروں کی ہدایت اور راہنمائی کے بغیر بھگوان کی مہما کے گیت بھی نہیں گا سکتا تھا۔ اور یہ انہیں لوگوں کی جبروت کا نتیجہ تھا کہ دھرم کے نام لیواؤں کی عملی زندگی عجیب و غریب رسوم کا مجموعہ بن گئی۔ اور انہیں سچا ہندو کہلانے کے لئے بے شمار دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی ضرورت پڑ گئی۔ حتےٰ کہ ان رسوم کی پابندی اور دیوتاؤں کی عقیدت بھری پوجا کے زور نے بھگوان کے وجود کو بھی پرے دھکیل کر اوجھل کر دیا۔ اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی سیدھا طریقہ اختیار کرنے کی بجائے بتوں کو اس کے وجود کا مظہر قرار دے کر مقصود حقیقی حاصل کرنے کی کوشش جاری رہی اور دریا، پہاڑ، چاند، سورج اور بعض درختوں کو ایشور کی قوتوں کا مظہر سمجھ کر ان کی پرستش کا سلسلہ جاری ہو گیا اس شرک کاری نے ہندو دھرم میں ایسی گھناؤنی صورت اختیار کر لی۔ جس کا ایک نمونہ شیو لنگ ویدک دھرم کی اصنام پرستی کا شاہکار کہا جاتا ہے نہ جانے ویدک دھرم نے قدامت کی راہ میں کتنی دفعہ جون تبدیل کی۔ اور بت پرستی رسوم اور توہم پرستی کی کثرت سے نئے رنگ اختیار کر کے اپنا حلیہ بدلا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس مذہب کی لچک کو دیکھ کر اور اس کی گمراہی کو بھانپ کر اکثر طبائع اس سے متنفر ہو رہی تھیں۔ اور اس نفرت کا مواد دیر تک اندر ہی اندر پکتا رہا۔ اور آخر کار بدھ مت اور جین مت وغیرہ صورتوں میں برپڑا۔ یہ ہی وجہ تھی۔ کہ ویدک دھرم کی حالت مریض جاں بلب کی سی ہو گئی۔ اور صدیوں کی زبوں حالی کے بعد اس نے رامانج اور شنکر اچاریہ کی جد و جہد اور گپتا خاندان کی ملت نوازی سے پھر سنبھالا لیا۔ جبکہ بدھ مت اور جین مت بھی ایسے ہی اسباب کی بنا پر زوال پذیر ہو چکے تھے۔ اور وہ اتفاق کی قوت سے تہی دامن ہو کر اپنا آپ بھی محفوظ رکھنے کے قابل نہ رہے تھے۔ ہو بہو جیسا کہ اس سے پہلے ویدک دھرم عقائد باطلہ اور پرانوں کی گپوں کا مجموعہ بنکر اور اوہام کی زنجیروں میں پھنس کر یکرُ وہ صورت اختیار کر کے نئے فرقوں کے ہاتھوں نقصان اٹھا چکا تھا۔ ملاحظہ ہوں۔ "ویدک دھرم کی مذہبی فضا کی رنگینیاں" جب راجہ پانڈو کے پانچ راجکماروں نے اپنی ماں کے پاس آ کر دروپدی جیت لانے کی خوشخبری بیان کی۔ تو اس نے جوش مسرت سے پکار کر کہا۔ "بیٹو! اسے مشترکہ املاک ٹھہرا لو اور مل کر استعمال کر لیا کرو"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا اور دھرم کی رو سے ماں کی یہ تابعداری سعادت مندی قرار پا گئی۔ اور اس قابل تقلید دھارمک سدھانت پر نہ جانے بعد میں کتنے نفوس نے عمل کر کے استفادہ کیا ہو گا۔

ہندو دھرم میں نیوگ کا مسئلہ بھی اسی قسم کی مذہبی روح کا حامل قرار دیا گیا ہے۔ گو اس پر علانیہ عمل نہیں کیا گیا۔ لیکن یہ ایک ویدک تعلیم کی کرن شمار کی گئی ہے۔ اس لئے اس کا منکر یقیناً آدھرمی ہو سکتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ عقیدہ بھی دنیا کے دلچسپ ترین عقائد میں شمار ہوتا ہے۔ اسی طرح ویدک دھرم کے بعض دھارمک اقتباس یا مذہبی روایات بھی عجوبۂ روزگار ہیں۔ مثلاً سناتن دھرمیوں کے ہاں اس روایت کی صحت پر یقین رکھنا چاہیئے ہے۔ کہ جب راجہ رامچندر جی کے معالجہ کے لئے ہنومان جی کو ایک پہاڑی بوٹی لانے کے لئے بھیجا گیا۔ تو وہ یقینی طور پر بوٹی کو شناخت نہ کر سکے۔ اس تردد کو انہوں نے اس طرح رفع کیا۔ کہ جس پہاڑ پر وہ بوٹی کی تلاش میں گھوم رہے تھے اسے جڑ سے اکھیڑ کر ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ لیا۔ اور وہاں سارے کا سارا پہاڑ پیش کر کے عرض کیا "مہاراج سارا پہاڑ حاضر ہے۔ مطلوبہ بوٹی پہچان کر اکھاڑ لیجئے"

رامائن کی کہانی میں اسی موقع کے متعلق مشہور ہے کہ لنکا کے راجہ راون پر حملہ کے دوران میں جنگل کے تمام چرند پرند نے ہتھیار اٹھا کر حصہ لیا تھا۔ اور گلہری کے جوشیلے پیکار کو دیکھ راجہ رام چندر جی نے اس کی پیٹھ پر شفقت کا ہاتھ پھیرا تھا۔ چنانچہ اس کی پیٹھ پر جو دھاریاں نظر آتی ہیں۔ یہ انہیں کی انگلیوں کے نشان ہیں۔ لیکن یہ واقعات سکھوں کی اس عقیدت بھری روایات سے زیادہ حیران کن نہیں ہیں۔ جو اس طرح ایقانی طور پر ان لوگوں میں مشہور و مسلم چلی آتی ہے کہ جب بابا نانک صاحب مکہ میں جا کر خانہ کعبہ کی طرف پاؤں کر کے سو پڑے۔ تو لوگوں نے ان کے پاؤں پکڑ کر دوسری طرف کرنے کی ہر چند کوشش کی مگر وہ لوگ جدھر بابا صاحب کے پاؤں پھیرتے تھے ادھر ہی کعبہ گھوم جاتا تھا۔

غرض تمام مذاہب میں کم و بیش اسی قسم کی حیرت انگیز روایات۔ دلچسپ عقائد اور مضحکہ خیز رسوم و اوہام کا وجود پایا جاتا ہے۔ قدیم ایام میں بھی ان کی کمی نہ تھی۔ چنانچہ ظہور اسلام سے پہلے عرب میں جس قدر اقوام موجود تھیں۔ ان میں جو عجیب و غریب عقائد اور رسوم رائج تھیں ان کا عال بھی حیرت انگیز ہونے کی وجہ سے لطف سے خالی نہ ہو گا۔ یوں سمجھئے کہ اسوقت عرب میں جس قدر اقوام، فرقے اور قبیلے پائے جاتے تھے۔ ان کا مذہبی ضابطہ (Spiritual Code) عجیب و غریب رسوم اور دلچسپ عقائد پر مشتمل تھا۔ جن کی پابندی ان کے نزدیک حصول سکون کا یقینی ذریعہ تھا۔ اور ان کی صحت پر یقین رکھنا اور عملی طور پر انہیں درست تسلیم کرنا ان کی زندگی کا نصب العین تھا اور اس میں شک نہیں کہ اس وقت کی عرب اقوام کے تمدن کی بنیاد ہی ایسی چیزوں پر قائم تھی

(باقی آئندہ)

ولادت

امانت اللہ صاحب انور کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اسکے خادم دین اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد شفیع حنیف ..... لاہور

(۲) شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور کو اللہ تعالےٰ نے چھٹا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں

(۳) میرے بھتیجے عزیزم خدا بخش کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اسکے خادم دین اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (سردار محمد رام نگر لاہور)

المسلم مرآۃ المسلم

از مکرم قاضی محمد بشیر صاحب کوردوال

دنیا میں جب کبھی شیطنت کا دور آیا جب کبھی روحانیت کا چہرہ کفر و الحاد کے گرد و غبار سے مکدر ہوا جب کبھی بعثت انبیاء کی اغراض کو بھلا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمانی نور سے منور اور خدا تعالیٰ کے سرچشمہ علم و ہدیٰ سے فیضیاب ہو کر خدا تعالیٰ کے انبیاء و مرسلین دنیا میں آئے ان کے آنے سے دنیا نے حقیقی انسانیت کو پایا۔ پھر معبود حقیقی کی بادشاہت دنیا میں قائم ہوئی اور پھر خدا تعالیٰ کے انوار کی بارش انسانوں پہ ہوئی۔ مختلف انبیاء علیہم السلام آئے اور ان میں سے وہ بھی آیا جو افضل الرسل کہلایا جس کے لبوں سے نکلا ہوا ایک ایک فقرہ نہیں بلکہ ایک ایک کلمہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ وہ زندہ نبی مردہ قوموں کیلئے زندگی کا پیغام لایا اس کے آنے سے انسانیت کے اجڑے ہوئے گلستان میں پھر بہار آ گئی۔ وہ زندہ نبی بہتوں کو زندگی بخش پیغام دے کر زندہ کر گیا اور آج جبکہ ہماری ظاہری آنکھیں انہیں دیکھ نہیں سکتیں۔ ان کے زندگی بخش کلمات نہ صرف انسانوں کی انفرادی زندگی کے لئے لائحہ عمل ہیں بلکہ قوموں کی اجتماعی زندگی کے لئے بھی مشعل راہ ہیں مختصر سے کلام میں معارف کے دریا بہا دینا اسی قادر الکلام نبی کی شان ہے جو اس خصوصیت کا نمایاں طور پہ حامل تھا۔ اور آج جو بھی ان صدیوں پہلے لکھے ہوئے کلمات پہ غور کرتا ہے محسوس کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کچھ فرمایا۔ دریا کو کوزہ میں بند کر دیا۔ دفاتر کے دفاتر چند الفاظ میں بند کر دیئے اور یہ وہ امتیازی شان ہے جس سے ہمارے آقا نواز ے گئے اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عرب کے وحشی قبائل میں آئے اور ان وحشیوں کو انسان بنا دیا بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا تھا۔ ظالم مظلوم کا خون چوس رہا تھا۔ انسانیت کا برسر عام مذاق اڑایا جاتا تھا۔ تمسخر و استہزا عام روزمرہ کا مشغلہ تھا۔ غرض اخلاق حسنہ کا جنازہ نکل چکا تھا۔ اس وقت حضور انور تشریف لائے اور تہذیب و تمدن کے وہ زریں درس دیئے جن کے سامنے آج بھی مہذب اور ترقی یافتہ قومیں زانوئے تلمذ تہ کرتی ہیں۔ آپ نے ان درندوں اور وحشیوں کو انسان بنایا۔ نہ صرف انسان بلکہ باخدا انسان۔ نہ صرف یہ کہ ان کے ماننے والوں نے دینی اصلاح کی بلکہ وہ قوموں کی اصلاح کا موجب بنے اور یہ اس لئے ہوا کہ وہ آنے والا نبی اپنے کمال میں یکتا تھا۔ اس کی ہر قوت بے مثال تھی۔ وہ ہر میز میں بے نظیر تھا۔ ان درندوں اور وحشیوں کے انسان بنانے کے لئے وہ خدا تعالیٰ کے اس زریں پیغام کو لایا جس میں قوموں کے سکون اور آرام کا سامان تھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے یہ پیغام انسانوں تک پہنچایا۔ انما المومنون اخوۃ کہ سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں اس پیغام آسمانی کا سننا تھا کہ قوم کی کایا پلٹ گئی۔ وہ تلواریں جو ہر وقت ایک دوسرے کا گلا کاٹتی تھیں میانوں میں چلی گئیں۔ وہ جھوٹی غیرت پہ مرمٹنے والے پر امن انسان بن گئے۔ صدیوں سے خون کے پیاسے قبائل گلے مل کر رونے لگے اور یوں معلوم ہوا کہ دنیا امن و آشتی کا گہوارہ بن گئی۔ جب قوم بن گئی۔ مومن مسلمان بھائی بھائی بن سکے۔ تو ان کی زندگی۔ ان کی ترقی۔ ان کی تنظیم۔ ان کی تربیت ان کی اصلاح کیلئے ایک عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے المسلم مرآۃ المسلم یعنی مسلمان مسلمان کیلئے بطور آئینہ ہے الفاظ تھوڑے ہیں مگر مضمون بہت وسیع ہے طرز ادا سادہ ہے مگر قوموں کی زندگی کیلئے مضبوط چٹان۔ قوم کے کیریکٹر کو بلند رکھنے کیلئے ایک مضبوط اصل۔ آئیے اس اجمال کی تفصیلات معلوم کریں۔

(۱)

حضور انور نے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کیلئے بطور آئینہ قرار دیا ہے۔ کیوں؟ آئینہ کو جب دیکھا جاتا ہے۔ وہ چہرہ کی سیاہی۔ وہ بالوں کی پراگندگی۔ وہ بالوں پہ گرد و غبار۔ وہ انسانی چہرہ پہ کسی بھی عیب کی موجودگی کو چھپاتا نہیں ظاہر کر دیتا ہے انسان آئینہ کو دیکھتا ہے آئینہ اسے فوراً اس عیب اور کمزوری سے مطلع کر دیتا ہے۔ آئینہ گھبراتا نہیں کہ اگر میں دیکھنے والے کے عیب کو ظاہر کروں گا تو وہ ناراض ہوگا۔

اسی طرح ایک مسلمان کی زندگی بسر ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے کسی بھائی کی کمزوری دیکھے جو اس کو مجلسی زندگی میں داغدار بنا رہی ہو۔ جو اس کی انفرادی زندگی کے لئے سم قاتل ہو۔ جو اس کی قومی زندگی کیلئے تباہ کن ہو تو مسلمان بھائی ضرور اپنے اس بھائی کو اس کی کمزوری سے آگاہ کرے۔ اسے دل میں چھپائے رکھنا ایک غلط طریق کار ہے۔ آئینہ سے تشبیہہ دے کر ایک مسلمان کو یہ توجہ دلائی ہے کہ اس کی اپنی زندگی انفرادی زندگی ہی نہیں بلکہ وہ اجتماعی زندگی کا ایک پرزہ ہے۔ اور اس پہ واجب ہے کہ اپنے دوسرے بھائی کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی طرف اسے توجہ دلائے جس طرح آئینہ اس فرض منصبی کو ادا کرتا ہے۔

(۲)

آئینہ صرف اسی عیب کا اظہار کرتا ہے جو اسے دیکھتا ہے مسلمان کو آئینہ سے تشبیہہ دیکر اسے ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کر دی کہ دیکھو وہ تمہارا بھائی ہے۔ تم اس کی غلطی کو ظاہر کرو مگر نہایت خاموشی سے۔ ایک ہمدرد و مشفق کی طرح صرف اسی پہ علیحدگی میں اور تخلیہ میں اس کی کوتاہی کی طرف توجہ دلاؤ۔

(۳)

آئینہ دوسروں کو ان عیوب سے مطلع نہیں کرتا بلکہ صرف اسی کو ہی جس میں وہ عیب ہو اور جو اسے دیکھے۔ اسی طرح آئینہ کی مانند ضروری ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بدنام نہ کرے۔ اس کی نادانی اور غلطی کی۔ اس کے عیب اور سقم کی تشہیر نہ کرے۔ اگر کوئی شخص اپنے کسی بھائی کی کمزوری اور سقم پہ مطلع ہونے پہ اس کو علیحدگی میں نہیں سمجھاتا بلکہ اسے بدنام کرتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو ان عیوب سے مطلع کرتا ہے تو وہ آئینہ کی مشابہت سے خارج ہو گیا اور دوسرے معنوں میں وہ حقیقی مسلمان نہ رہا۔ پس مسلم کو آئینہ قرار دے کر اسے یہ بھی ہدایت کر دی کہ آئینہ کی مانند اپنے بھائی کے سقم کی تشہیر نہ کرو۔

(۴)

"آئینہ" دیکھنے والے کے عیوب کے اظہار سے رکتا نہیں بلکہ یہ اس کا فرض ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو آئینہ کا وجود اور عدم وجود ایک ہی معنی رکھتا ہے اسی طرح ایک مسلمان کا فرض ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ - کہ تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور اپنی رعایا کے بارہ میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ پس ایک باپ سے اس کی اولاد کے بارہ میں ... سوال کیا جائے گا ... ایک استاد سے اس کے شاگردوں کے بارہ میں۔ ایک دوست سے اس کے دوست کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ گویا ہر ایک پہ دوسرے کی اصلاح فرض ہے اور اس اصلاح کے فرض کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے کہ آئینہ کی مانند اپنے مسلمان بھائی کی غلطی کے اس پہ اظہار سے نہ ڈرے نہ حجاب محسوس کرے نہ شرمائے۔

(۵)

انسان بغیر آئینہ دیکھنے کے اپنے عیب سے کما حقہ آگاہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ایک مسلمان اپنی کمزوریوں سے کما حقہ آگاہ نہیں ہو سکتا جب تک دوسرا مسلمان بھائی موجود نہ ہو۔

(ا) بہت سی حرکات ایسی ہوتی ہیں کہ انسان غیر ارادی اور غیر شعوری طور پہ ان کو بجا لاتا ہے اور اسے قطعاً احساس نہیں ہوتا کہ یہ بری حرکات ہیں۔ لیکن دوسرا بھائی اسے توجہ دلاتا ہے کہ فلاں حرکت ناپسندیدہ ہے اور پھر جب وہ غور کرتا ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ فی الواقعہ مجھ میں ناپسندیدہ حرکت پائی جاتی ہے۔

اسی طرح بعض عادات ہوتی ہیں۔ جن کو انسان خود برا نہیں سمجھتا۔ لیکن دوسرے بھائی کے توجہ دلانے پہ آگاہ ہو جاتا ہے۔

(ب) ایک کمزور اور قومی زندگی میں پیچھے رہنے والا ایک سست اور کاہل انسان جب دیکھتا ہے کہ اس کا دوسرا مسلمان بھائی چست ہے۔ وہ نمازوں کا پابند ہے۔ وہ چندوں کی ادائیگی باقاعدہ کرتا ہے۔ وہ ہر نیک کام کے کرنے کے لئے مستعد رہتا ہے تو وہ خود بخود اپنی حالت کا اس سے موازنہ کرتا ہے اور اس طرح وہ اپنی کمزوری اور اپنی سستی اور اپنے عیوب سے واقف ہو جاتا ہے۔ پس دوسرے مسلمان بھائی کی خوبیاں دیکھ کر وہ اپنے سقموں سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ تو گویا وہ نیک مرد اس کمزور مسلمان کیلئے بطور آئینہ ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالبہ مال پہ جہاں ایک طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا نصف مال لے آئے وہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر کا سب اثاثہ ہی لے آئے اور یہ چیز اور یہ نیک نمونہ باقی مسلمانوں کے لئے ایک آئینہ کا کام دینے کا موجب تھا۔

(ج) ایک مسلمان جب دوسرے کمزور اور سست مسلمان یا ایک برائیوں میں غرق آلودہ مسلمان کو دیکھتا ہے تو وہ کمزور اور اخلاق سے گرا ہوا مسلمان بھی آئینہ کا کام دیتا ہے۔ ہر وہ چیز جو اس کی بری معلوم ہوتی ہے۔ ہر وہ حرکت جو اس کی ناپسندیدہ نظر آتی ہے اس سے دیکھنے والا اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔ جیسا کہ مشہور بات ہے کہ لقمان سے کسی نے پوچھا تھا کہ

ادب از کہ آموختی۔ کہ تو نے ادب کس سے سیکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا:-

از بے ادباں۔ کہ میں نے ادب بے ادبوں سے سیکھا تھا۔ پوچھا گیا کہ یہ کیسے؟ تو جواب دیا کہ ہر وہ چیز جو مجھے ان میں ناپسند نظر آئی میں نے اس سے پرہیز کیا۔

پس کمزور مسلمان بھی دوسرے مسلمان کیلئے آئینہ کا کام دینے لگا۔

پس چونکہ انسان دوسرے مسلمان کے بغیر اپنے عیوب سے کما حقہ اطلاع نہیں پا سکتا اس لئے ایک مسلمان دوسرے کیلئے بطور آئینہ ہوا۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

وصیتیں

نمبر وصیت ۱۲۹۳۷ اقبال بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن خانانوالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ جو میں نے اپنے خاوند سے بصورت زیور وصول پالیا ہوا ہے۔ چوڑیاں طلائی وزنی ۲ تولے قیمتی دو صد روپیہ۔ کانٹے طلائی قیمتی -/۱۰۰ روپیہ کل -/۳۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مرکز پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کسی قسم کی اور جائداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی

العبد :- اقبال بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب خانانوالی ڈاکخانہ کھوکھووالی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد :- بشیر احمد خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد :- محمود احمد برادر موصیہ بقلم خود

نمبر وصیت ۱۱۵۵۶ مولا بخش ولد میاں فضل الدین صاحب عمر ۶۰ سال ساکن خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے، نہ ہی مزدوری ہو سکتی ہے۔ میرا لڑکا عبد الکریم درویش قادیان میں مقیم ہے۔ اس کی طرف سے مبلغ پچیس روپے خاکسار کو ملتے ہیں جن سے گھر کے دس افراد بمشکل گذارہ کرتے ہیں۔ میں اس وقت کوئی ماہوار کمائی نہیں کر سکتا۔ سوائے تبلیغ اگر میں کوئی کمائی کی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ میں تازیست اپنی مزدوری میں سے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- نشان انگوٹھا مولا بخش بمقام خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر وصیت ۱۱۵۵۸ - اللہ رکھی زوجہ عمر دین سکنہ خانقاہ ڈوگراں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر جو کہ خاوند کے ذمہ ہے خاوند ابھی غیر احمدی ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد اللہ رکھی خانقاہ ڈوگراں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ گواہ شد مولا بخش والد اللہ رکھی موصیہ۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر

بقیہ صفحہ ۶

(۶)

آئینہ یا شیشہ دیکھنے پر انسان اس نقص اور عیب کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اصلاح کی طرف راغب ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کو آئینہ سے تشبیہ دے کر اس مضمون کو بیان فرمایا۔ کہ ایک مومن دوسرے مومن کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ اور وہ دوسرے کو اصلاح کی طرف راغب کرتا ہے۔

اسی وجہ سے اللہ تعالٰے نے اسلام میں اجتماعی زندگی کو بہت مفید سمجھا کہ آپس میں مسلمان ملیں اور ایک دوسرے کے لئے آئینہ کا کام دیں۔ باجماعت نماز نماز جمعہ۔ عیدین۔ حج یہ تمام مواقع اجتماعی زندگی کے حصول کے لئے ہیں۔ تا جب مسلمان ایک دوسرے سے ملیں۔ تو وہ ایک دوسرے کے لئے آئینہ کا کام دیں۔ اور جس طرح آئینہ دیکھکر انسان اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح مسلمان ایک دوسرے سے مل کر ایک دوسرے کی حالت کو دیکھکر اپنی اصلاح کی طرف راغب ہوں۔

(۷)

آئینہ یہ نہیں کرتا کہ انسان میں عیب تو ہو۔ لیکن وہ اسے بے عیب قرار دے۔ اسی طرح مسلمان کو آئینہ سے تشبیہ دیکر اس پر واضح کر دیا۔ کہ اسے یہ حق حاصل نہیں کہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے کوئی مقصد حاصل کرنے کے لئے یا اسے خوش کرنے کے لئے اس سے یہ کہے کہ تم میں یہ کمزوری نہیں۔ بلکہ تم بہت نیک اور پارسا ہو۔

(۸)

آئینہ جتنا صاف ہوگا۔ اتنا ہی صاف اور نمایاں نقائص بتا سکے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں اتنی ہی زیادہ اصلاح ہو سکے گی۔ اسی طرح مسلمان جتنا زیادہ متقی۔ عابد مقرب من اللہ زاہد اور پرہیزگار ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ وہ دوسرے کے لئے آئینہ کا کام دے گا۔ مسلمان کو آئینہ سے تشبیہ دے کر بتلا دیا۔ کہ زنگ آلود شیشہ بے کار شے سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے۔ اور وہ کسی شخص کی اصلاح کا موجب نہیں بن سکتا ضروری ہے کہ مسلمان آئینہ کی طرح صاف دل اور روشن ہو تا اس کی صفائی اور اس کی چمک دوسروں کے لئے مفید ثابت ہو۔

(۹)

آئینہ پر جب عکس پڑتا ہے۔ تو وہ اس عکس کو لوٹاتا ہے۔ جتنا صاف اور شفاف آئینہ ہوگا۔ اتنا ہی صاف اور روشن عکس لوٹا سکے گا۔ پس مسلم کو آئینہ سے تشبیہ دے کر قومی زندگی کے بہتر بنانے کے لئے ایک اور اصول بیان فرما دیا۔ کہ اگر ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی سے کوئی بہتر سلوک کرے۔ تو اس کو بھی چاہیئے۔ کہ نیکی کے بدلہ میں اس سے نیک سلوک ہی کرے

هل جزاء الاحسان الا الاحسان (رحمٰن ع ۳)

اگر قوم کا ہر فرد اس اصول کو مد نظر رکھے۔ تو تعمیر قومی کے لئے یہ ایک آب زر سے لکھنے والا اصول ہے مندرجہ بالا چند مشابہتیں ہیں۔ جو اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ پس آنحضرت صلعم نے اپنی قوم کے اخلاق کی بلندی کے لئے کمزوروں کی کمزوری دور کرنے کے لئے جو زریں اصول ترتیب اس میں بیان فرماتے ہیں۔ اگر آج ہم اسی پر عمل کرنے لگ جائیں ...

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں

قیمت اخبار جن احباب کی ختم ہو رہی ہے۔ اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ ڈاکخانہ سے وی۔ پی کی رقم وصول ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے۔ کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ (مینیجر)

درخواست دعا

(۱) بشیر احمد صاحب مرادپوری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ۔ ب لائلپور کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

اتحاد۔ یقین محکم اور تنظیم کا جذبہ ہر پاکستانی میں کارفرما ہونا چاہیئے

میں اسی پالیسی پر گامزن رہوں گا جو قائد ملت نے تیار کی

الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم کی تقریر

کراچی ۲۱ر اکتوبر۔ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان نے آج صوبائی مسلم لیگ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسہ میں مسٹر لیاقت علی خاں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔ "ان کے قتل پر نہ صرف پاکستان میں رنج و الم اظہار کیا جارہا ہے۔ بلکہ ساری مہذب دنیا ان کے غم میں سوگوار ہے۔ کیونکہ وہ مہذب دنیا کے ایک رکن اور لیڈر تھے۔ وہ دنیا میں تہذیب کی روشنی پھیلانا چاہتے تھے۔ تمام دنیا نے ان کی امن پرستی کا اعتراف کیا ہے۔ تاریخ میں مسٹر لیاقت علی خاں کے قتل کو اخوت و مساوات اور الفت کا قتل قرار دیا جائے گا۔ لیکن امن، انسانی حقوق، اخوت اور محبت زندہ جاوید حقائق ہیں۔ اور یہ گولیوں کا نشانہ بننے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔

ہر ایک پاکستانی کی آنکھیں اس المناک سانحہ کی وجہ سے پرنم ہیں اور وہ مرحوم کی والدہ مکرمہ، بیگم لیاقت علی خاں، ان کے بچوں اور ان کے لواحقین کو آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر رہا ہے میرے آنسو بھی اس نذرانہ میں شامل ہیں۔ میں خدا تعالے سے مرحوم کے لئے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہوں"۔

قیام پاکستان سے قبل قائد ملت کی خدمات کا ذکر کرنے کے بعد وزیر اعظم نے فرمایا:۔

"قائد اعظم کی وفات کے بعد مسٹر لیاقت علی خاں نے پاکستان کی ترقی اور تعمیر کا کام اپنے ہاتھوں میں لیا اور ثابت کیا کہ وہ قوم کے حقیقی معمار ہیں۔ اب اسے تکمیل تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ ہمیں اسلام کے "اتحاد تنظیم اور ایمان" کے زریں اصولوں کو اپنانا چاہیئے یہ بہت بڑا کام ہے۔ جس کی ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ قوم کا ہر فرد مجھ سے تعاون کرے گا۔

آپ نے داخلہ اور خارجہ پالیسی کے متعلق فرمایا میں داخلی اور خارجی امور میں قائد ملت کی اختیار کردہ پالیسی کو اپناؤنگا۔ میں ہمیشہ انہی زریں اصولوں پر چلونگا جو قائد اعظم نے وضع کئے اور قائد ملت نے جنہیں عملی جامہ پہنایا۔ ہماری خارجہ پالیسی وہی رہے گی۔ جو مسٹر لیاقت علی خاں کے زمانے میں تھی۔ ہم دنیا میں قیام امن کے خواہشمند ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہر مسئلہ پر امن ذرائع سے حل کیا جائے"۔

"ہم کسی ملک کے دشمن نہیں ہماری یہ دلی خواہش ہے۔ کہ دنیا کے تمام ملک پاکستان کے دوست بنیں اقوام متحدہ کے منشور کے یہ الفاظ ہمیشہ میری راہنمائی کریں گے:۔ "انسان پیدائشی طور پر آزاد ہے۔ اور تمام انسانوں کے حقوق مساوی ہیں"۔

ہم اس بات پر زور دیں گے کہ دنیا کا ہر ملک آزادی حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے۔

اخبارات میں پنڈت نہرو کا یہ بیان پڑھ کر کہ مسٹر لیاقت خان کی موت کے بعد پاکستان اور بھارت کو اپنے اختلافات باعزت طریق پر ختم کر دینے چاہیئں مجھے از حد مسرت ہوئی

مجھے پنڈت نہرو کے ہر لفظ کے ساتھ اتفاق ہے میری یہ دلی خواہش ہے کہ پاکستان اور بھارت کے باہمی تعلقات انتہائی دوستانہ ہوں۔ اور اختلافات اطمینان بخش طریق پر ختم کئے جائیں۔ دونوں ملکوں کے مابین متعدد ایسے اختلافات ہیں جن کا خاتمہ انسانیت، انصاف اور امن کے لئے ناگزیر ہے"۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق فرمایا" ہماری خواہش صرف یہ ہے کہ کشمیر کے عوام کو بغیر کسی دباؤ یا تحریص کے حق خود اختیاری دیا جائے۔ ہمارا اصول یہ ہے کہ ہر قوم اور ہر ملک آزادی اور اپنا مستقبل طے کرنے کا حق رکھتا ہے۔

"مسئلہ کشمیر حفاظتی کونسل کے سامنے ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ حفاظتی کونسل نے اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور ایسی پالیسی اختیار نہیں کی جو کشمیر میں فوری اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کا باعث بنتی" "حفاظتی کونسل کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ صبر کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ کشمیر کے ۴۰ لاکھ عوام ۴۰ لاکھ دبے ہوئے شعلے ہیں۔ اگر یہ ایک بار بھڑک اٹھے۔ تو پھر بین الاقوامی امن کی عمارت جلکر خاکستر ہو جائے گی"

ہم پاکستانی تہیہ کر چکے ہیں کہ کشمیریوں کے لئے حق خود اختیاری حاصل کر کے رہیں گے

ملک کے دفاع کے بعد مہاجرین کے مسئلہ کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ لیاقت علی خان کی حکومت نے اس مسئلہ کو ہر پہلو سے حل کرنے کی پوری کوشش کی۔ اور میں انشاء اللہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی توجہ اس مسئلہ پر خاص طور سے مرکوز کروں گا۔

میں پاکستان کے دفاع کو سب سے اہم سمجھتا ہوں میں اس حقیقت کو پھر دہراتا ہوں کہ پاکستان کی بحری بری اور فضائی افواج کو یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم خالد بن ولید رضؓ، طارق اور محمد بن قاسم کے ترکے کے سچے وارث ہیں۔

میں اس سرزمین سے آپ کو مخاطب کر رہا ہوں۔ جو (۴) جیسی محمد بن قاسم سے ورثہ میں ملی ہے اس زمین پر قائد اعظم مرحوم نے جھنڈا لہرایا تھا۔ جس پر لیاقت علی مرحوم نے شاندار عمارت کھڑی کی ہے۔

مجھے ملت پاکستان کے آٹھ کروڑ فرزندان توحید کے اس جذبہ کا پورا احساس ہے جس کا اظہار انہوں نے مجھے لیاقت علی مرحوم کا جانشین منتخب کر کے کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ رب العزت مجھے اس اعتماد کو پورا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

مجھے اپنی ذمہ داری کا شدید احساس ہے۔ مگر اس امر کا احساس ہے کہ قائد اعظم اور مسٹر لیاقت علی خان نے جس اتحاد۔ یقین۔ محکم اور تنظیم کی روح پھونکی تھی۔ اس اتحاد۔ یقین محکم اور تنظیم کا جذبہ قوم کے ہر فرد میں کارفرما رہے گا۔ اس جذبہ کے بدولت ہم اس منزل تک پہنچ سکیں گے جو مسٹر لیاقت علی خان کے پیش نظر تھی۔

اپنی تقریر کے اختتام پر وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے تین بار لفظ "پاکستان" دہرایا جس کے جواب میں عوام نے زندہ باد کے نعرے لگائے۔

ایران میں بجٹ کا خسارہ پورا کرنے کیلئے مزید ٹیکس

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ ایرانی پارلیمنٹ میں انتباہ کیا گیا کہ "ایران کی آزادی کو خطرہ ہے" کل سے پولیس کمیونسٹوں کے خلاف مہم شروع کر رہی ہے۔ سکولوں کے باہر پولیس کے پہرہ دار مقرر کر دیئے گئے ہیں تاکہ کمیونسٹ طلباء میں پراپیگنڈا نہ کر سکیں۔ پہرہ دار تمام داخل ہونے والوں کا جائزہ لیتے ہیں اور مشتبہ لوگوں کو اندر جانے نہیں دیا جاتا۔ صوبہ فارس کے ایک ممبر پارلیمنٹ نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم اپنے شمالی ہمسایوں سے دوستانہ تعلقات استوار رکھنے کے خواہش مند ہیں۔ بجٹ میں تین ارب ریال کے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے حکومت مزید ٹیکس عاید کرنے کا پروگرام مرتب کر رہی ہے۔ (دستار)

بغداد ۲۲ اکتوبر۔ عراقی وزیر اقتصادیات نے بتایا کہ تیل کے معاہدہ کا مسودہ بہ اتفاق رائے مکمل ہو گیا ہے اور پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں اسے منظوری کیلئے پیش کر دیا جائیگا۔

انہوں نے مزید کہا کہ حکومت عراق نے خانقین کے تیل کے صاف کرنے کے کارخانہ کو خریدنے کا فیصلہ کر لیا ہے جسے بصرہ منتقل کیا جائیگا تاکہ جنوبی علاقہ کو بھی ایندھن مہیا کیا جا سکے وزیر موصوف نے بتایا کہ برطانیہ سے نئے تجارتی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید بھی جلد ہی مکمل ہو جائے گی۔ (دستار)

دمشق ۲۲ اکتوبر یہ معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل کی طرف سے جاسوسی کے الزام میں یہاں مزید ۳۲ آدمیوں پر نومبر میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اس سے پہلے دمشق کی ایک فوجی عدالت ۲۰ ملزمین میں سے ۱۸ کو سزائے موت کا حکم سنا چکی ہے (دستار)

بیروت ۲۲ اکتوبر۔ لبنانی وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مشرق وسطی کے دفاع سے متعلق چار طاقتی تجاویز کا بھی ذکر کیا۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ چونکہ یہ تجاویز دراصل مصر کو روانہ کی گئی ہیں۔ اس لئے وہ براہ راست ان پر تبصرہ نہیں کر سکتے۔ لیکن عرب ممالک متعدد مواقع پر اعلان کر چکے ہیں کہ مصری معاملہ میں مصری عزائم کو ان کی حمایت حاصل ہے۔ (دستار)

مختصرات

عمان۔ ۲۲ر اکتوبر بیان میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عرب مہاجرین کے کیمپوں میں سردی سے بچاؤ کے لئے خیموں کی بجائے عارضی رہائش گاہیں۔ بنائی جارہی ہیں۔ ان پر کام اطمینان بخش طریقے سے جاری ہے۔ اور جب تک مہاجرین کا مسئلہ طے نہیں ہوتا۔ وہ انہی میں رہیں گے۔

بغداد ۲۲ر اکتوبر۔ عراق کے وزیر امور مجلسی نے بتایا کہ حکومت کم آمدنی والے اور غریب طبقہ کے لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے ایک پلان تیار کر رہی ہے۔ جس کے تحت سامان خورد و نوش اور دیگر اشیاء ضروری سستے داموں سرکاری امداد سے چلنے والے امداد باہمی کے اداروں کی معرفت سپلائی کی جایا کریں گی۔ (دستار)

قاھرہ ۲۲ اکتوبر۔ عمان کی اطلاع مظہر ہے کہ اردن شام اور لبنان میں مقیم عرب مہاجرین نے اپنے مطالبات منظور کرانے کے لئے اقوام متحدہ کی ریلیف اور ورکس ایجنسی کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ مجموعی طور پر اپنے گھروں کی طرف روانہ ہونا شروع کر دیں گے۔ (دستار)